آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ
AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

ای مارکنگ نوٹس برائے 'اردو لازمی' ایس ایس سی سالِ دوم، سالانہ امتحانات ۲۰۲۴ء

تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تأثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں شامل ہیں، جو دیے گئے تأثرات کی توجیہ کرتی ہیں۔ براہِ مہربانی اس بات کو مدِّ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تأثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور ناقص جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں، جب کہ اس دستاویز میں شامل کیے گئے طلبہ کے جوابات (عکس) دیے گئے تأثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ای مارکنگ نوٹس:

یہ رپورٹ امتحانی پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتحنین کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے بہتر اور ناقص جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحنین کے مجموعی تأثرات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن نشین رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات بہ طورِ مثال دیے گئے ہیں۔

ایس ایس سی سالِ دوم 'اردو لازمی' کا پرچہ دوم پانچ سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک اور سوال نمبر دو، کے بالترتیب تین تین اجزا ہیں۔ یہ دونوں سوالات درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' برائے دسویں جماعت سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔ سوال نمبر تین، چار اور پانچ مفصل جوابی سوالات (ERQs) ہیں جو بالترتیب تبصرہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی سے متعلق ہیں۔ اس تحریری امتحان میں لکھے گئے مواد کی مناسبت سے قابلِ فہم تحریر، درست زبان کا استعمال، املا کی درستی، جملوں اور پیروں (اقتباسات / پیراگراف) کے درمیان ربط اور تبصرہ نگاری، مضمون نویسی / روددادِ سفر اور خط نویسی کی درست ساخت کے استعمال کی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ سوالات ایسے انداز میں پوچھے جاسکتے ہیں کہ جن سے کسی حاصلِ تعلم (SLO) کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی جانچ ہو۔ طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے نمبرات (Marks) دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں، جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ نمبرات (Marks) کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلمی حاصلاتِ طلبہ (SLOs) میں استعمال ہونے والے کلماتِ امریہ (Command Words) سے واقف ہوں کیوں کہ یہ کلماتِ امریہ (Command Words) سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ! یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں کلماتِ امریہ (Command Words) استعمال نہیں ہوتے بلکہ 'کیوں'، 'کیسے' اور 'کیا' جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہو سکتے ہیں۔

عمومی تبصرہ:

اس امتحانی پرچے میں زیادہ تر طلبہ نے اکثر سوالات میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بالخصوص درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' کے اسباق (منظوم و منثور) سے معلومات پر مبنی سوالات اور اپنے مشاہدے / مطالعے اور روزمرہ زندگی سے واقعات اور آرا تحریر کرنے سے متعلق سوالات کے بہتر جوابات تحریر کیے گئے۔ عبارت فہمی، شعر کی تشریح اور شعری اصطلاحات کی تعریفیں بیان کی گئیں۔ تبصرہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی میں بھی عمدہ تحریریں سامنے آئیں۔ تاہم! کچھ جوابات اِس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ طلبہ سوال کے متن کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ کچھ طلبہ کو سوالات میں استعمال کیے گئے کلماتِ امریہ (Command Words) کے مطابق اپنے جوابات کو پیش کرنے میں دشواری پیش آئی۔ اصنافِ ادب کی تعریف سے آگاہی حاصل کرنے پر بھی خاص توجہ درکار ہے۔

توجہ فرمایئے! اس دستاویز میں طلبہ کی طرف سے تحریری جوابات کے جو عکس شامل کیے گئے ہیں، ان میں کسی قسم کی ترمیم و تصحیح (جیسے کہ قواعد، املا، ترتیب اور حقائق پر مبنی معلومات وغیرہ) نہیں کی گئی ہے۔

تفصیلی تاثرات

مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) اور مفصل جوابی سوالات (ERQs)

سوال نمبر 1 (الف)	
سوال	"شیخ سعدی ۔۔۔ کو نماز و روزے کے مسائل بہت تھوڑی عمر میں یاد کرائے گئے تھے اور بچپن ہی میں ان کو عبادت، شب بیداری اور تلاوتِ کلامِ مجید کا کمال شوق تھا۔ عید اور تہواروں میں ہمیشہ اپنے والد کے ہم راہ رہتے اور کہیں آوارہ پھرنے نہ پاتے تھے۔ والد ان کے افعال و اقوال کی نگرانی عام والدین کی نسبت زیادہ کرتے تھے۔۔۔ شیخ سعدی نے اپنی تربیت کا بہت بڑا سبب اپنے والد کی تادیب اور زجر و توبیخ کو قرار دیا۔" (مجموعۂ نظم و نثر: 'شیخ سعدی' از: الطاف حسین حالی) درج بالا نثر پارے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے آپ اپنی کسی خوبی کا ذکر کیجیے۔ نیز جس شخصیت کی وجہ سے آپ میں یہ خوبی پیدا ہوئی ہے، اُن کا اندازِ تربیت بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.13
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	کسی مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے متبادل عبارت تحریر کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	اطلاق

نِکات برائے جانچ	• اپنی کسی خوبی کا ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • خوبی پیدا کرنے میں اہم کردار رکھنے والی شخصیت کا اندازِ تربیت بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں اکثر طلبہ نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ایسے طلبہ اس سوال کی نوعیت کو بہتر طور پر سمجھ کر موزوں جواب تحریر کرپائے۔ یہ سوال اطلاقی نوعیت کا تھا جس میں اپنی ذات / کردار سے متعلق ایک پہلو لکھنا تھا، اس لیے طلبہ کے لیے یہ سوال نسبتاً آسان رہا جس کا مشاہدہ بھی ہوا۔ البتہ! جو طلبہ سوال کی نوعیت کو اطلاقی اعتبار سے نہ سمجھ سکے وہ موزوں جواب تحریر نہیں کرسکے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے جامع انداز میں سوال کے مطلوب کے مطابق جواب تحریر کرتے ہوئے اپنی کوئی ایک خوبی بیان کی اور ساتھ ہی اُن شخصیت کا ذکر مع اندازِ تربیت بھی واضح کیا گیا جن کی وجہ سے یہ خوبی پیدا ہوئی ہے۔ طلبہ کے جوابات میں جن خوبیوں کا ذکر رہا اُن میں سے چند یہ رہیں: "عبادات کا پابند ہونا، ملتے وقت سلام میں پہل کرنا، تعلیم پر توجہ دینا، اردو مضمون میں دل چسپی لینا، جھوٹ نہ بولنا، کھیل اور ورزش کو معمول کا حصہ بنانا، کھانا پکانا، گھر کے کام کاج کرنا اور سودا سلف لانا۔" نیز سوال کے دوسرے حصے کے ضمن میں اُن شخصیت کا ذکر کیا گیا جن کی وجہ سے یہ خوبی پیدا ہوئی۔ عموماً اُن میں گھر کے کسی فرد، رشتے دار، اساتذہ یا کسی دوست کا تذکرہ ہوا اور اندازِ تربیت بھی واضح کیا گیا۔ ایسے طلبہ نے جوابی سطور کا بھی بہ خوبی استعمال کرتے ہوئے اپنا جواب بہتر انداز میں مکمل کیا۔ عمدہ الفاظ کے استعمال اور جملوں میں ربط و تسلسل نے تحریر کو قابلِ فہم بنادیا۔
بہتر جواب کا عکس	• بچپن ہی سے مجھے ملک کے گزشتہ حالات اور مطالعہ پاکستان پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ میرے ابّا جان مجھے ہمیشہ سے مطالعہ پاکستان میں آگے دیکھنا چاہتے تھے۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین کی تعلیم دینے کا مجھ پر بہت زور تھا۔ وہ اسلامیات مطالعہ پاکستان اور دیگر دینی کتابوں میں مجھے فیض حاصل کرانا چاہتے تھے۔ کامیابی، شوق، ارادہ یہ سب کچھ مجھے میرے والدین سے ملا۔ میرے والد جب ٹی وی یا ریڈیو وغیرہ سنا کرتے تو اس میں ملک کے حالات سننے اور سمجھنے کا موقع ضرور دیتے
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں یہ محسوس ہوا کہ طلبہ اِس سوال کو اچھی طرح سمجھنے سے قاصر رہے اور سوال میں دیے گئے اقتباس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی کوئی خوبی بیان کرنے کے بہ جائے اُس اقتباس پر تبصرہ کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ کچھ طلبہ نے سوال کو پوری طرح یا تو سمجھا نہیں یا پڑھا ہی نہیں اور نامکمل جواب تحریر کیا کہ انھوں نے اپنی خوبی تو بتادی مگر یہ خوبی جن صاحب یا صاحبہ کی وجہ سے پیدا ہوئی اُن کا ذکر اور اندازِ تربیت بیان نہیں کرسکے۔ غیر مطلوب الفاظ اور جملوں سے جوابی سطور پُر کردیں۔ یاد رہے! امتحانی پرچے میں جس سوال کے جواب کے لیے جو سطور دی جاتی ہیں، انھیں سطور میں ہی اُس سوال کا جواب مکمل کرنا ہوتا ہے۔ نیز اضافی کام کے لیے دیے جانے والے صفحات (Rough Pages) پر موجود تحریر کو بہ طورِ جواب تسلیم نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا اساتذہ اس حوالے سے طلبہ کو ضرور آگاہی فراہم کریں۔
ناقص جواب کا عکس	مجھ میں اک جو خوبی ہے۔ میں لوگوں کو ہر ایک جگہ پہ چلنے کی ہدایت دیتا ہوں۔ میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہوں۔ اور میں ہمیشہ لوگوں کے ساتھ اچھی عادت سے پیش آتا ہوں۔ میں چھوٹوں سے بہت پیار کرتا ہوں۔ جس کی وجہ سے لوگ مجھے پسند کرتے ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجاویز: طلبہ کو درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر، برائے دسویں جماعت' کے اسباق کی تدریس میں اس اعتبار سے بھی سمجھایا جائے کہ یہاں متن میں سے جو مرکزی خیال سامنے آرہا ہے یا جو نکتہ / بات بیان ہوئی ہے اُسے اپنی عملی زندگی کے تناظر میں کس طرح دیکھا جا سکتا ہے۔ نیز اطلاق پر مبنی سوال کو سمجھنے کی بھی مشق کروائی جائے، تاکہ امتحانی پرچے میں اس نوعیت کے سوالات کو سمجھنے میں کامیابی رہے۔		

سوال نمبر 1 (ب)	
سوال	آپ کے مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب) میں شامل سبق 'شاہد احمد دہلوی' میں مصنف نے کن شخصیات کی زندگی کے بارے میں مختصراً نقشہ کھینچا ہے؟ کسی بھی دو شخصیات کی نشان دہی کیجیے۔
تعلیمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.18 & 2.2.5
تعلیمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	مصنف کی طرزِ تحریر پر تبصرہ تحریر کر سکیں، کسی ادب پارے کو پڑھ کر اُس کے مرکزی خیال کی نشاندہی کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	جاننا
نِکات برائے جانچ	کسی ایک شخصیت کی نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال کا جواب اکثر طلبہ نے اچھا دیا۔ ایسے طلبہ جو اس سوال کا جواب نہ دے سکے ان کی تحریریں دیکھ کر یہ محسوس ہونے لگا کہ جیسے ان طلبہ نے اس سبق کا مطالعہ کیا ہی نہیں ہے یا پھر سوال کو بہ غور سمجھے بغیر ہی جواب کی جانب چل دیے ہیں۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات وہ قرار پائے جن میں طلبہ نے سوال کے مطابق سبق 'شاہد احمد دہلوی' میں مذکور شخصیات میں سے دو اشخاص کی نشان دہی کی۔ جن میں بہ طورِ خاص: ''(۱) مصنف نے اپنے بارے میں یعنی 'شاہد احمد' (۲) اپنے دادا 'ڈپٹی نذیر احمد' (۳) اپنے والد 'بشیر الدین احمد' (۴) اپنے ایک دوست 'راجہ مہدی علی خان' کے بارے میں (خط لکھنے والے)۔'' کا ذکر اکثر جوابات میں رہا۔ عمدہ جوابات میں سوال میں مستعمل کلمۂ امریہ 'نشان دہی' کی نوعیت کو ملحوظ رکھا گیا اور صرف شخصیات کے نام تحریر کیے، یعنی بے جا اور غیر مطلوب طوالت سے بچا گیا۔
بہتر جواب کا عکس	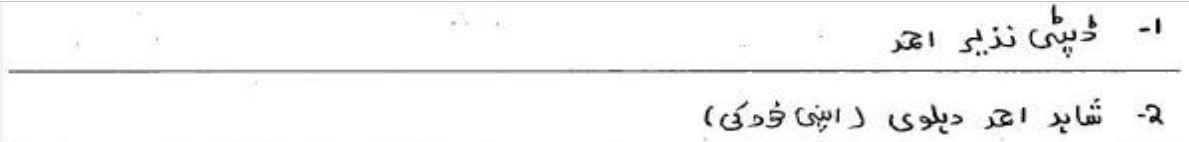 ۱- ڈپٹی نذیر احمد ۲- شاہد احمد دہلوی (اپنی خودی)
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات وہ رہے جن میں طلبہ نے سوال کے مطابق یعنی سبق 'شاہد احمد دہلوی' میں مذکور اشخاص کے بارے میں نشان دہی کرنے کے بہ جائے جواب میں شاہد احمد دہلوی کا اسلوب / خصوصیاتِ تحریر بیان کر دیں، یا پھر کسی اور سبق کے کرداروں کا ذکر کر دیا تو کہیں سوال کے مطلوب کے بہ خلاف جاتے ہوئے علمِ بیان وغیرہ کے حوالے سے ٹوٹے پھوٹے جملے لکھنے کی کوشش کی گئی۔
ناقص جواب کا عکس	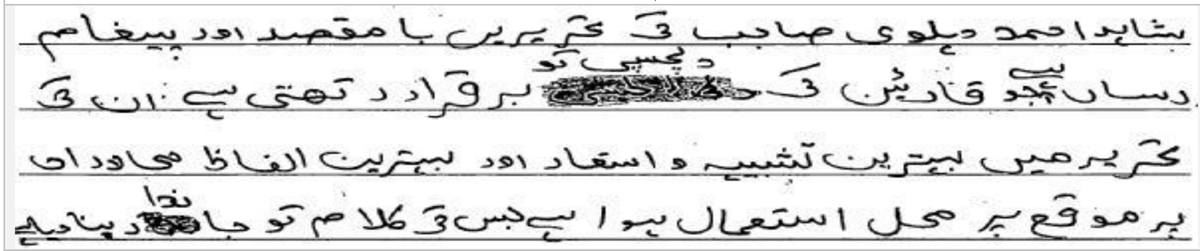 شاہد احمد دہلوی صاحب کی تحریریں با مقصد اور پیغام رساں ہے جو قارئین کی دلچسپی کو برقرار رکھتی ہے ان کی تحریر میں بہترین تشبیہ و استعارہ اور بہترین الفاظ کا اور ان بر موقع بر محل استعمال ہوا ہے جس کی کلام تو جان ڈال دیتا

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	
اضافی تجویز: دورانِ تدریس درسی کتاب کے سبق کی بلند خوانی کے بعد جماعت میں تمام طلبہ کو چار سے پانچ افراد کے گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے اور انھیں یہ ہدف دیا جائے کہ اس سبق کے تمام پیروں / پاروں / ٹکڑوں (اقتباس / پیراگراف) سے معلومات پر مبنی دو سے تین سوالات بنائے جائیں (حسبِ ضرورت سوالات زیادہ یا کم بھی ہو سکتے ہیں)۔ بعد ازاں انھی سوالات میں سے چنیدہ اور منفرد سوالات پر مشتمل مشقی پرچہ (worksheet) ترتیب دے کر طلبہ کو حل کرنے کے لیے دیا جائے۔		

سوال نمبر 1 (ج)	
سوال	مجموعۂ نظم و نثر میں موجود سبق 'نیلی جھیل' کے مصنف کا حوالہ دیتے ہوئے بتائیے کہ یہ تحریر کس صنفِ ادب سے تعلق رکھتی ہے؟ نیز اس صنف کی تعریف بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.9
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اصنافِ ادب کی تعریف اور اُن کے فرق کو واضح طور پر تحریر کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• سوال میں متعلقہ سبق کے مصنف 'شفیق الرحمان' کی شناخت پر ایک نمبر دیا جائے۔ • صنفِ ادب 'مزاح نگاری' کی نشان دہی پر ایک نمبر دیا جائے۔ • صنفِ ادب 'مزاح نگاری' کی تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی مناسب ہی رہی۔ ایسے طلبہ ہی اس سوال کا مکمل درست جواب تحریر کر سکے جن کا تعلق درسی کتاب کے مطالعے سے رہا۔ کیوں کہ اس سوال میں درسی کتاب میں شامل سبق 'نیلی جھیل' کے مصنف کا نام اور صنف دریافت کی گئی تھی، جس کا اظہار واضح طور پر درسی کتاب میں موجود ہے۔ مزید اس سوال میں اس سبق کی صنف اور اس کی تعریف پوچھی گئی تھی۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات وہ کہلائے جن میں طلبہ نے سبق 'نیلی جھیل' کے مصنف کا نام ''شفیق الرحمان'' اور اس سبق کی صنف ''مزاح نگاری'' کا درست حوالہ دیا۔ نیز مزاح نگاری کی درست تعریف بھی تحریر کی گئی جن میں عموماً یہ الفاظ رہے: ''کسی بھی موضوع پر ایسا مضمون جس میں ہنسی مذاق کا عنصر پایا جائے۔'' کچھ طلبہ نے طنز و مزاح بھی کہا اور اُس کی وضاحت بھی کچھ یوں کی گئی کہ ''مزاحیہ طرز میں

	کسی کی غلطی کی نشان دہی کی جائے۔'' اچھے جوابات میں بے جا طوالت سے گریز کیا گیا کہ جس کے سبب وقت بے جا صرف ہوتا ہے اور امتحانی پرچے کے دیگر سوالات حل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔
بہتر جواب کا عکس	سبق "نیلی جھیل" کے مصنف کا نام "شفیق الرحمٰن" ہے۔ یہ تحریر صنفِ ادب کی قسم "طنز و مزاح" سے تعلق رکھتی ہے۔ طنز و مزاح: اس سے مراد ایسی قسم ہے جس میں کسی بھی موضوع کو ایسے بیان کیا جاتا ہے یا تنقید کی جاتی ہے کہ جس کو پڑھ کر قارئین لطف اندوز ہوتے ہیں اور ان پر نشاط کی کیفیت طاری رہتی ہے اور ایسی تحریر میں طنز کے تیر بھی چلائے جاتے ہیں۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں نہ ہی سبق 'نیلی جھیل' کے مصنف کا نام بتایا گیا اور نہ ہی صنفِ ادب کی درست نشان دہی کی گئی۔ ایسے جوابات میں صنفِ ادب 'مزاح نگاری / طنز و مزاح' کی بھی تعریف بیان نہیں کی گئی۔ تاہم! ناقص جوابات میں ایسے جوابات بھی سامنے آئے جن میں شفق الرحمان کے طرزِ تحریر / اسلوب کے بارے میں بیان کیا گیا تو کسی میں جس مصنف یا مصنفہ کا نام ذہن میں آیا لکھ ڈالا تو کسی نے صنفِ ادب کی نشان دہی میں بھی یہی طرز اپنایا۔ کچھ طلبہ تو اس سبق کے نثر ہونے کا بھی لحاظ نہ رکھ سکے اور نظم کے زمرے میں لے گئے۔ بس! بے ربط و غیر مطلوب جملوں سے جوابی سطور پُر کر دی گئیں۔
ناقص جواب کا عکس	سبق نیلی جھیل ادا جعفری کی تحریر ہے۔ اور نیلی صنف ادب کی شاخ افسانہ نگاری سے ہے ادا جعفری اردو کے چند مشہور شاعروں میں شامل ہوتی ہے انھوں نے اردو ادب کے لیے بہت کچھ کیا ہے۔ اور ادا جعفری اُن کا اصل نام ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ 'مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب)' میں شامل مختلف اصنافِ ادب سے متعلقہ اسباق کی صنف طلبہ کو ذہن نشین کروائیں اور ان اصناف کے موازنے سے ان کے مابین فرق کو بھی بہ خوبی سمجھائیں۔ یاد رہے! درسی کتاب میں اسباق کی فہرست میں یہ نشان دہی کی گئی ہے کہ کون سا سبق کس صنفِ ادب سے تعلق رکھتا ہے۔ نیز درسی کتاب کے اختتام پر موجود کتابیات (ملاحظہ فرمایئے! اشاعت: ہفتم، دسمبر ۲۰۲۰ء اور مابعد ہفتم) اِس حوالے سے کامل راہ نما ہے۔

سوال نمبر 2 (الف)	
سوال	شعر نمبر ۱: تصور سے کسی کے میں نے کی ہے گفتگو برسوں رہی ہے ایک تصویرِ خیالی رُو بہ رُو برسوں شعر نمبر ۲: اب نہ دیجیے ظفرؔ کسی کو دل کہ جسے دیکھا بے وفا دیکھا درج بالا اشعار میں سے کس شعر میں 'مطلع' اور کس شعر میں 'مقطع' کی علامات پائی جاتی ہیں؟ نیز دیے گئے اشعار میں سے ان کے 'مطلع' اور 'مقطع' ہونے کا ثبوت پیش کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.20
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	شعری اصطلاحات سے آگہی حاصل کرتے ہوئے امثال تحریر کر سکیں (مطلع، مقطع، ردیف، قافیہ)۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• اشعار کے مطلع اور مقطع ہونے کی درست نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • شعر نمبر ایک کے مطلع ہونے کا ثبوت (ہم قافیہ و ہم ردیف ہونے کا ذکر) پیش کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • شعر نمبر دو کے مقطع ہونے کا ثبوت (تخلص کا ذکر) پیش کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی کافی بہتر رہی۔ البتہ! کچھ طلبہ مطلع اور مقطع کی نشان دہی کرتے ہوئے یوں محسوس ہوئے کہ جیسے انھیں مطلع اور مقطع کی تعریفیں یاد تو ہیں، مگر سمجھی نہیں گئی ہیں اس لیے مطلع کہہ کر مقطع کی خصوصیات / علامات واضح کی گئیں اور اسی طرح کا معاملہ مقطع کہنے کے بعد رہا۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں سوال میں دیے گئے دونوں اشعار کی مطلع اور مقطع ہونے کے اعتبار سے درست نشان دہی کی گئی، یعنی شعر نمبر ا، کو ''مطلع'' اور شعر نمبر ۲، کو ''مقطع'' کہا گیا۔ نیز اس اعتبار سے ان اشعار سے ثبوت پیش کرتے ہوئے کچھ یوں تحریر کیا گیا کہ ''کیوں کہ پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں جو کہ مطلع میں پائی جانے والی خصوصیات میں سے ہیں (کم از کم ہم قافیہ)۔ قافیہ الفاظ: 'گفتگو اور رُو بہ رُو' اور ردیف لفظ: 'برسوں' ہے اور دوسرے شعر میں تخلص موجود ہے، یعنی شاعر 'بہادر شاہ ظفر' نے اپنا تخلص 'ظفر' استعمال کیا ہے جو کہ مقطع میں پائی جانے والی خصوصیات میں سے ہے۔'' بہتر جوابات میں سوال میں مستعمل کلمۂ امریہ 'نشان دہی کرنا' اور 'ثبوت پیش کرنا' کا بھی بہ خوبی لحاظ رکھا گیا اور ایسے جملے تحریر کیے گئے جو ان کلمۂ امریہ کے تقاضے پورے کر رہے تھے۔ جوابی سطور کا بھی موزوں استعمال کیا گیا۔
بہتر جواب کا عکس	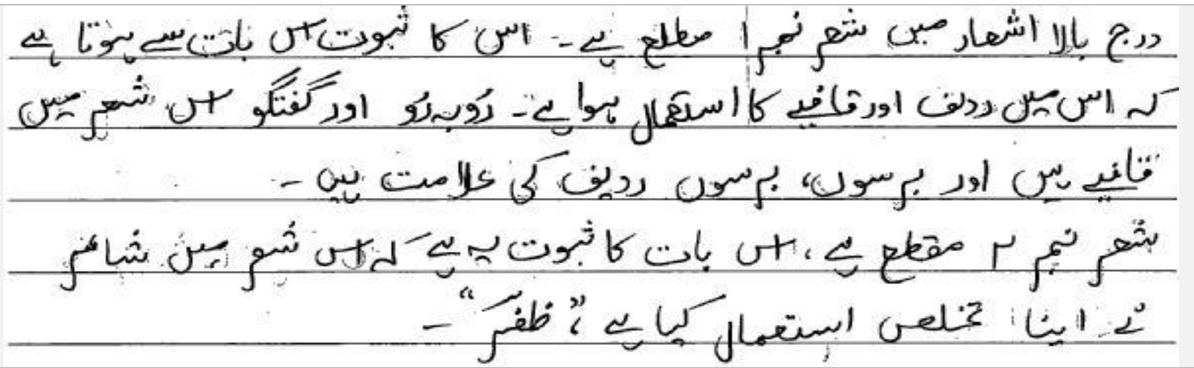 درج بالا اشعار میں شعر نمبر ا مطلع ہے۔ اس کا ثبوت اس بات سے ہوتا ہے کہ اس میں ردیف اور قافیے کا استعمال ہوا ہے۔ رُو بہ رُو اور گفتگو اس شعر میں قافیے ہیں اور برسوں، برسوں ردیف کی علامت ہیں۔ شعر نمبر ۲ مقطع ہے، اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ اس شعر میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہے "ظفر"۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ سوال کی نوعیت 'شعری اصطلاحات' کے تناظر میں 'مطلع' اور 'مقطع' کو سمجھ ہی نہیں سکے۔ اس لیے جواب کو غیر مطلوبہ سمت لے گئے، جیسے کہ سوال میں دیے گئے شعر کی تشریح کرنے کی کوشش کی گئی۔ سوال میں دیے گئے شعر کی مطلع یا مقطع ہونے کے اعتبار سے درست شناخت نہیں کر سکے اور پھر اس حوالے سے ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہے۔ کچھ طلبہ نے شناخت / عنوان 'مطلع' دے کر مقطع کا ثبوت دے دیا / تعریف تحریر کر دی اور اسی مثل معاملہ مقطع کے ساتھ بھی برتا گیا۔ کچھ جوابی سطور تو فقط سوال سے ہی پُر نظر آئیں۔
ناقص جواب کا عکس (مثال نمبر ا)	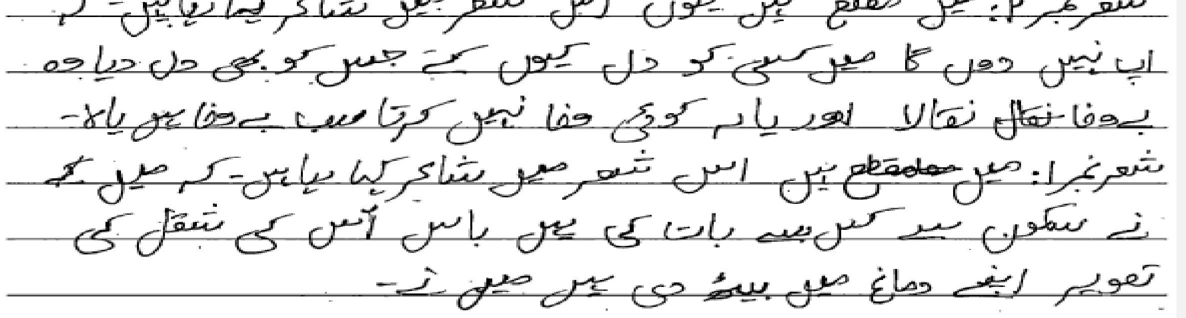 شعر نمبر ۲: میں مطلع ہیں کیوں اس شعر میں شاعر کہا رہا ہیں۔ کہ آپ نہیں دوں گا میں کسی کو دل کیوں کہ جس کو بھی دل دیا وہ بے وفا نکلا اور یار کوئی وفا نہیں کرتا سب بے وفا ہیں یار۔ شعر نمبر ا: میں مقطع ہیں اس شعر میں شاعر کہا رہا ہیں۔ کہ میں کہ نے سکون سے کس سے بات کی میں پاس آس کی شکل کی تصویر اپنے دماغ میں بیٹھ دی ہیں میں نے۔

ناقص جواب کا عکس (مثال نمبر ۲)	شعر نمبر ۲ مطلع ہے کیونکہ اس میں شاعر نے اپنا تخلص "ظفر" استعمال کیا ہے۔ شعر نمبر 1 مقطع ہے کیونکہ اس میں قافیہ اور ردیف ہے۔ قافیہ: "گفتگو اور رُو" ردیف: برسوں اور برسوں"۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصل تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	**حاصل تعلم کو کیسے پڑھایا جائے**	**تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں**
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔنظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کسی ایک غزل کو منتخب کر کے اپنی راہ نمائی میں طلبہ سے شعری اصطلاحات کے حوالے سے ایک وضاحتی نقشہ تیار کروائیں اور اُسے کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کریں۔ نیز غزل کی تدریس میں شعری اصطلاحات کا اعادہ کرواتے جائیں اور جو غزل پڑھا رہے ہیں اُن میں موجود قافیہ اور ردیف الفاظ کی فہرست بھی طلبہ سے بنوائی جائے اور مطلع اور مقطع کی خصوصیات کو بھی واضح کیا جائے۔ نیز درسی کتاب کی علاوہ دیگر اشعار طلبہ کو مشقی پرچے میں دے کر اُن کی قافیہ اور ردیف الفاظ کے حوالے سے فہم کو پختہ کیا جائے۔

سوال نمبر 2 (ب)	
سوال	نہ ہوئے تیری خاکِ پا، ہم نے خاک میں آپ کو ملا دیکھا علمِ بیان کی اصطلاح 'کنایہ' کی تعریف بیان کیجیے۔ نیز دیے گئے شعر میں سے کنایۃً مستعمل لفظ / الفاظ کی نشان دہی کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.21

تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	علمِ بیان کی بنیادی اصطلاحوں مثلاً کنایہ اور مجازِ مرسل کی نشاندہی کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• اصطلاحِ کنایہ کی درست تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • سوال میں دیے گئے شعر میں سے کنایہ سے متعلق الفاظ کی نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی مجموعی طور پر بہتر رہی۔ البتہ! کچھ طلبہ ایسے بھی رہے جو اس سوال کے فقط پہلے یا دوسرے حصے کو ہی درست طور پر حل کر سکے اور ایک حصے کو حل کرنے میں ناکام رہے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے پہلے حصے کے مطابق علمِ بیان کی اصطلاح 'کنایہ' کی درست تعریف بیان کی۔ کنایہ کی تعریف میں طلبہ کے الفاظ کچھ یوں رہے: "علم بیان میں یہ وہ کلمہ ہوتا ہے جس کے معنی مبہم اور پوشیدہ ہو۔ ان کا سمجھنا کسی قرینے کا محتاج ہو، وہ اپنے حقیقی معنوں کی بہ جائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہوا ہو کہ اس کے حقیقی معنی بھی مراد لیے جاسکتے ہوں۔" ساتھ ہی دوسرے حصے کے ضمن میں سوال میں دیے گئے شعر میں سے کنایۃً مستعمل الفاظ 'خاکِ پا / خاک میں ملا' کی نشان دہی بھی بہ خوبی گئی۔ ایسے بہتر جوابات میں بے جا طوالت سے بھی گریز کیا گیا۔
بہتر جواب کا عکس	کنایہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اشاروں میں یا پوشیدہ بات کرنے کے ہیں۔ کنایہ علم البیان کی وہ اصطلاح ہے جس میں لفظ کو ہم مجازی معنوں میں استعمال کرتے ہیں لیکن حقیقی معنی بھی مراد لیے جاسکتے ہوں لیکن لکھنے اور کہنے والے کا مقصد مجازی معنوں میں ہوتا ہے۔ درج بالا شعر میں "تیری خاکِ پا"۔۔ خاک میں ملا دیکھا" کنایہ ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات وہ رہے جہاں سوال کے مطابق علمِ بیان کی اصطلاح 'کنایہ' کی تعریف اور دیے گئے شعر سے اُن الفاظ کی نشان دہی نہیں کی گئی جو کنایۃً مستعمل ہیں، بلکہ سوال میں دیے گئے شعر کا مفہوم بیان کر دیا اور کہیں 'کنایہ' کی تعریف بیان بھی گئی (وہ بھی بے ربط جملوں میں) تو سوال میں دیے گئے شعر سے اس کی نشان دہی نہ کر سکے۔ کچھ جوابات میں یہ بھی مشاہدہ رہا کہ جواب میں تحریر الفاظ کو لکھ کر کاٹ دیا گیا ہے جس نے جواب کے تأثر کو بہت نقصان پہنچایا۔
ناقص جواب کا عکس	کنایہ سے مراد دو چیزوں یا دو نکات کے درمیان (difference) کو بیان کرنا اور اس چیز کو کس چیز کے بنا پر مختلف پایا جانا (نہ ہوئے)۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کے لیے امتحانی سلیبس میں شامل علمِ بیان کی اصطلاحات (تشبیہ، استعارہ، کنایہ اور مجازِ مرسل) کی تعریف مع ارکان و بنیادی اجزا سمجھانے کے ساتھ ساتھ ایسے مشقی پرچے (worksheets) تیار کریں جن میں علمِ بیان کی اصطلاحات اور ان کے ارکان کی نشان دہی مع وضاحت کرنے کی سرگرمی موجود ہو۔ علمِ بیان کی اصطلاحات کے حوالے سے ایک وضاحتی نقشہ / خاکہ مع شعری مثال طلبہ سے تیار کروا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

سوال نمبر 2 (ج)	
سوال	شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی کہ مقدور تک تو دوا کر چلے درج بالا شعر کی تشریح بہ حوالۂ شاعر تحریر کیجیے۔
تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)	2.3.19
تعلمی حاصل طلبہ (عبارت)	غزل کا مفہوم سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا

نِکات برائے جانچ	• شاعر کا درست نام لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • پریشانیوں کے ذکر پر ایک نمبر دیا جائے۔ • پریشانیوں سے نکلنے کی کوشش کرنے کے ذکر پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی بہت بہتر رہی۔ وہی طلبہ جواب میں جامع اور مکمل تشریح تحریر کر سکے جو کہ شعر میں موجود الفاظ کے لغوی و مجازی معانی اور مفہوم سے آگاہ تھے۔ سوال میں تشریح کے لیے دیا گیا شعر فہم کے اعتبار سے نسبتاً سہل تھا۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات ان طلبہ کے قرار پائے جو کہ سوال میں دیے گئے شعر کے شاعر کا نام 'میر تقی میرؔ' تحریر کر سکے اور واضح طور پر شعر کی تشریح کرنے میں بھی کامیاب رہے۔ 'تشریح کرنا' کے کلمۂ امریہ کا لحاظ رکھتے ہوئے تشریح کرنے کے تقاضے کا خیال رکھا۔ شعر کی تشریح کرتے ہوئے میر تقی میرؔ کے خیالات کو جامع انداز میں بیان کیا گیا۔ طلبہ کے جوابات کا لبِ لباب کچھ ان الفاظ میں رہا: ''شاعر کہتا ہے کہ اسے عشق کا لاعلاج مرض لاحق ہو چکا ہے۔ اس مرض کے علاج کے لیے اُس نے حتی الامکان کوشش کی، ہر طرح کے حکیم اور طبیب کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن لاحاصل۔ اب ایسے لگ رہا ہے جیسے کہ اس مرض کا علاج شاید اس کی قسمت میں نہیں لکھا ہے، ورنہ کوئی تو دوا کارگر ہوتی۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ ایسے معاملات سے سامنا ہو جاتا ہے جن سے پریشان ہو کر سدباب کی تمام کوششیں بے سود رہتی ہیں اور انسان اس مشکل کے آگے بے بس دکھائی دیتا ہے۔'' مذکورہ الفاظ کا تاثر اور لبِ لباب بہتر جوابات میں شامل رہا۔ طلبہ نے دی گئی سطور میں ہی موزوں الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے شعر کی تشریح کی۔ عمدہ الفاظ کا استعمال اور جملوں میں ربط و تسلسل کی خوبی نے تشریح کو قابلِ فہم بنا دیا۔
بہتر جواب کا عکس	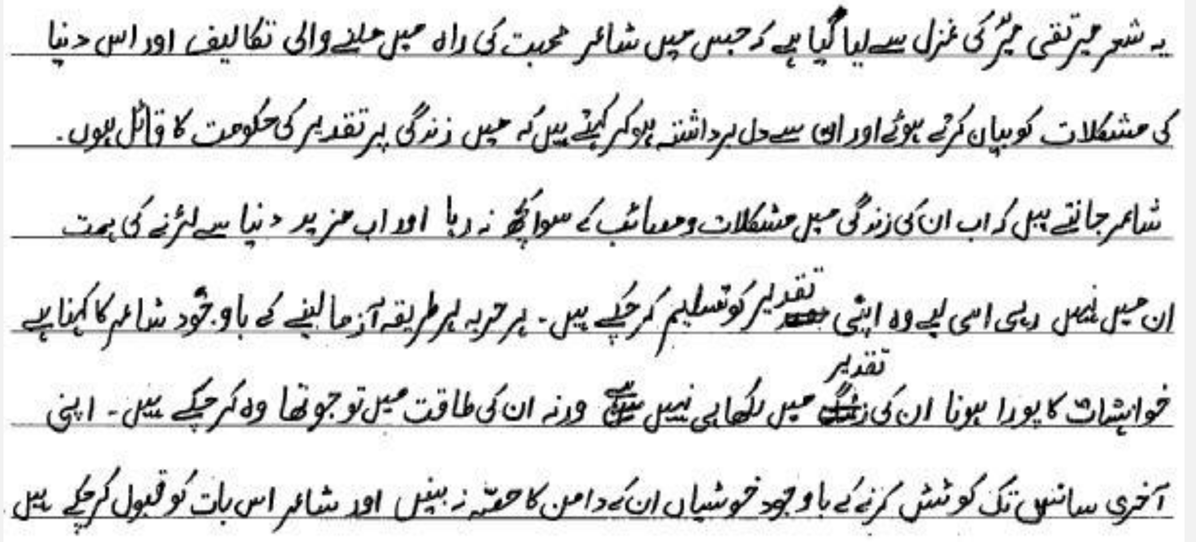 یہ شعر میر تقی میرؔ کی غزل سے لیا گیا ہے کہ جس میں شاعر محبت کی راہ میں ملنے والی تکالیف اور اس دنیا کی مشکلات کو بیان کرتے ہوئے اور ان سے دل برداشتہ ہو کر کہتے ہیں کہ میں زندگی پر تقدیر کی حکومت کا قائل ہوں۔ شاعر جانتے ہیں کہ اب ان کی زندگی میں مشکلات و مصائب کے سوا کچھ نہ رہا اور اب مزید دنیا سے لڑنے کی ہمت ان میں نہیں رہی اسی لیے وہ اپنی تقدیر کو تسلیم کر چکے ہیں۔ ہر حربہ ہر طریقہ آزما لینے کے باوجود شاعر کا کہنا ہے خواہشات کا پورا ہونا ان کی تقدیر میں لکھا ہی نہیں ورنہ ان کی طاقت میں تو جو تھا وہ کر چکے ہیں۔ اپنی آخری سانس تک کوشش کرنے کے باوجود خوشیاں ان کے دامن کا حصہ نہ بنیں اور شاعر اس بات کو قبول کر چکے ہیں
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ یہ شناخت ہی نہیں کر سکے کہ سوال میں دیا گیا شعر کس شاعر کا ہے اور اس شعر کے بنیادی تصور کو سمجھ بھی نہیں سکے کہ تشریح کر سکیں۔ بے ربط اور غیر واضح تشریح نے جواب کو ناقص بنا دیا۔ یہ بھی رہا کہ کچھ طلبہ نے تشریح تحریر کرنے کی کوشش تو کی، مگر سطحی تشریح اور بے ربط جملوں نے جواب کے مثبت تاثر کو متاثر کیا۔ یعنی طلبہ نے شعر کی تشریح بہت ہی عام سے

	انداز میں کی، یعنی شعر میں مستعمل الفاظ کو کنایۃً سمجھا ہی نہیں گیا اور بس! شعر کو نثر میں ہی ڈھالنا 'تشریح کرنا' سمجھا۔ خوش خطی کی کمی بھی بہت نظر آئی۔
ناقص جواب کا عکس	حوالہ: یہ شعر ہماری درسی کتاب سے لی گئی ہے اور اس کے شاعر کا نام ~~سعیدے~~ حافظ ہے۔ تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی محبت نامی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ محبت جیسی بیماری سے شفا ان کے نصیب میں نہیں ہے ان کے مقدر میں صرف دوا ہے شفا نہیں

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: شعر کے شاعر کا نام یاد رکھنے کے حوالے سے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ درسی کتاب میں دی گئی غزلوں کے شعرا کے نام کے ساتھ ہر غزل کا مطلع اور مقطع طلبہ کو ضرور زبانی یاد کروائیں۔ اس تدریسی عمل سے بہت سے اشعار کا ذخیرہ ہو جائے گا، جو کہ زبانی یاد ہیں۔ نیز شعر کو پڑھنے کا موزوں لب و لہجہ بھی مل جائے گا۔ یاد رہے! صنفِ سخن 'غزل' کا دامن بہت وسیع ہے۔ ایک اعتبار سے 'غزل' بہ لحاظِ موضوع عشقِ مجازی کو اپنا موضوع بنا کر یار / محبوب وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کرتی ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ ان الفاظ کی شعر میں موجودگی کو تشبیہ، استعارہ اور کنایہ کے زُمرے میں لیتے ہوئے طلبہ کو دیگر معاشرتی پہلوؤں کے تناظر میں سمجھاتے ہوئے شعر کی تشریح کروائیں۔

اساتذہ درسی کتاب میں شامل غزلوں کا بہ غور مطالعہ کروالیں اور اشعار کا مفہوم اور مجازی و لغوی معانی بہ خوبی سمجھائیں۔ اساتذہ غزل کی تدریس کے دوران شعر کی شرح کے حوالے سے طلبہ کو اِن مراحل سے گزرنے کی ہدایت کریں اور خود بہ طورِ راہ نما شامل رہیں: "(پہلا مرحلہ) شاعر کا مختصر تعارف / خصوصیاتِ

کلام / اسلوب (دوسرا مرحلہ) زیرِ مطالعہ غزل کے اشعار مجموعی / عمومی طور پر کس موضوع / تاثر کو لیے ہوئے ہیں (تیسرا مرحلہ) جس شعر کی تشریح مقصود ہو اُس شعر میں موجود نئے الفاظ کے معانی کی تلاش (چوتھا مرحلہ) شعر کا مفہوم / مرکزی خیال سمجھنا (پانچوں مرحلہ) شعر کو نثری شکل دینا (چھٹا مرحلہ مفہوم / مرکزی خیال کے تناظر میں جامع تشریح تحریر کرنا۔'' یاد رہے! جب تک شعر کا مفہوم اور بنیادی تصور نہیں سمجھا جائے گا تو تشریح صحیح طور پر نہیں ہو سکے گی۔

سوال نمبر 3	
سوال	بسیار خوری یعنی زیادہ کھانے کو ماہرین کی جانب سے ایک بیماری قرار دیا جاتا ہے جب کہ یہ ---انسانی صحت سے متعلق متعدد بیماریوں کا سبب بھی بنتا ہے، لہٰذا اس سے بچنا اور چھٹکارہ حاصل کرنا صحت مند زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ (https://jang.com.pk/news) درج بالا اقتباس کے پس منظر میں بسیار خوری یعنی زیادہ کھانے کے حوالے سے تبصرہ کرتے ہوئے درج ذیل نِکات شاملِ تحریر کیجیے: • بسیار خوری کا سبب، • بسیار خوری کے کوئی بھی دو نقصانات، • بسیار خوری سے چھٹکارا حاصل کرنے کے حوالے سے کوئی مفید مشورہ / تجویز۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.5
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اخبارات اور رسائل کے کسی بھی متن کو اپنے علم کے مطابق جانچ سکیں اور اس پر اپنی رائے لکھ سکیں۔
کُل نمبر	7
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	**نفسِ مضمون / متن، ۴ نمبر:** • بسیار خوری کا سبب بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • بسیار خوری کا کوئی بھی ایک نقصان واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔ • بسیار خوری سے چھٹکارا حاصل کرنے کے حوالے سے کوئی مفید مشورہ / تجویز تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ **ساخت، ۳ نمبر:** • اقتباسات میں تقسیم: تمہید، نفسِ مضمون اور اختتام کو علیحدہ علیحدہ پیروں / پاروں / ٹکڑوں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو پیرے)۔

	• طوالت: تحریر ۱۲ سے ۱۴ سطور (الفاظ: ۱۴۰) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (۴ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جائے گا، مگر سطور ۹ سے ۱۰ ضرور ہوں)۔ • املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف تین اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (تین سے زائد پر یہ نمبر نہیں دیا جائے گا)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں مجموعی کارکردگی بہت عمدہ رہی۔ طلبہ کی کثیر تعداد موضوع کی مطابقت سے تبصرہ نگاری میں کامیاب رہی اور عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر پائی۔ طلبہ کی قلیل تعداد توقع پر پوری نہ اتر پائی یا جو موضوع کو بھرپور طریقے سے نہ نبھا سکی۔ ایسے جوابات بھی سامنے آئے جن میں خوش خطی نے تبصرے کے تاثر کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح خوش خطی نہ ہونے نے تبصرے کو نقصان بھی پہنچایا۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے مطابق موضوع کی مناسبت سے تبصرہ بہترین انداز میں قلم بند کیا۔ سوال میں مطلوب نِکات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تبصرہ نگاری میں طلبہ نے بسیار خوری (زیادہ کھانا) کے اسباب بیان کیے اور اس حوالے سے نقصانات کا بھی ذکر کیا گیا۔ نیز تبصرے کے اختتام پر بسیار خوری کی عادت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے مفید مشورے اور تجاویز بھی پیش کی گئیں۔ ایسے جوابات میں بہتر الفاظ کا استعمال کیا گیا اور ربط و تسلسل کا بھی خیال رکھا گیا۔ تبصرے کی ساخت کے پیشِ نظر طلبہ نے بنیادی اجزا (تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ) کا خیال رکھتے ہوئے تحریر کو حسبِ ضرورت پیروں / پاروں / ٹکڑوں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا، طوالت کا بھی خاص خیال رکھا گیا کہ اتنا مختصر نہ ہو جائے کہ بات مبہم رہے نہ بے جا طوالت کہ مطلوبہ نِکات واضح ہونے سے رہ جائیں، یعنی دی گئی سطور کا مکمل اور بہتر استعمال کیا گیا۔ یعنی کم از کم املا کی اغلاط بھی کم سے کم رہیں۔
بہتر جواب کا عکس	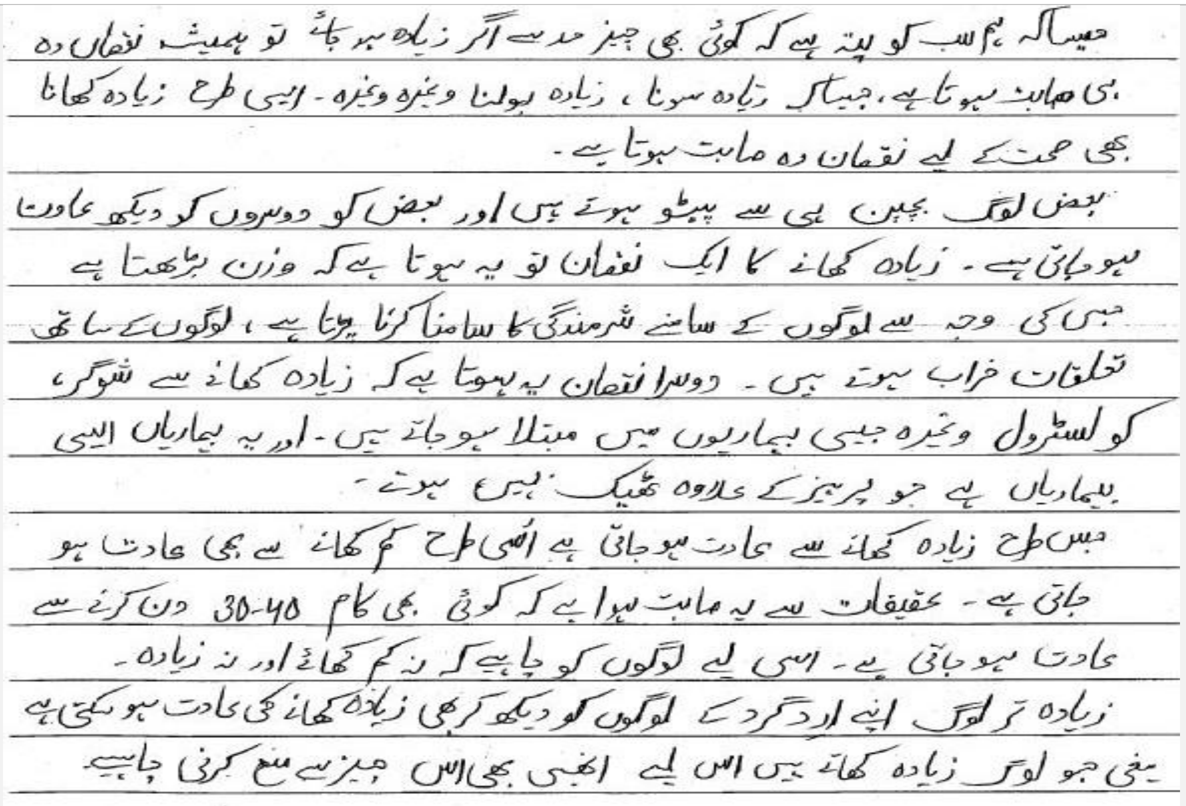 جیسا کہ ہم سب کو پتہ ہے کہ کوئی بھی چیز حد سے اگر زیادہ ہو جائے تو ہمیشہ نقصان دہ ہی ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ زیادہ سونا، زیادہ بولنا وغیرہ وغیرہ۔ ایسی طرح زیادہ کھانا بھی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ بعض لوگ بچپن ہی سے پیٹو ہوتے ہیں اور بعض کو دوسروں کو دیکھ عادت ہو جاتی ہے۔ زیادہ کھانے کا ایک نقصان تو یہ ہوتا ہے کہ وزن بڑھتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لوگوں کے ساتھ تعلقات خراب ہوتے ہیں۔ دوسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ زیادہ کھانے سے شوگر، کولسٹرول وغیرہ جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بیماریاں ایسی بیماریاں ہے جو پرہیز کے علاوہ ٹھیک نہیں ہوتے۔ جس طرح زیادہ کھانے سے عادت ہو جاتی ہے اُسی طرح کم کھانے سے بھی عادت ہو جاتی ہے۔ تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ کوئی بھی کام 30-40 دن کرنے سے عادت ہو جاتی ہے۔ اسی لیے لوگوں کو چاہیے کہ نہ کم کھائے اور نہ زیادہ۔ زیادہ تر لوگ اپنے ارد گرد کے لوگوں کو دیکھ کر بھی زیادہ کھانے کی عادت ہو سکتی ہے یعنی جو لوگ زیادہ کھاتے ہیں اس لیے انھیں بھی اس چیز سے منع کرنی چاہیے۔

ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ موضوع کے مطابق تبصرہ تحریر کرنے میں ناکام رہے۔ نفسِ مضمون کے اعتبار سے سوال میں مطلوبہ نِکات کو تبصرے میں بیان کرنے کے بہ جائے غیر متعلقہ نکات تحریر کیے گئے۔ تبصرے کے موضوع کے مطابق نہ ہی بسیار خوری (زیادہ کھانا) کا سبب بیان کیا گیا اور نہ ہی بسیار خوری کے نقصانات ذکر کرنے کی جانب گئے۔ اس صورتِ حال میں بسیار خوری کی عادت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے حوالے سے مشورے دیے جاتے / تجاویز کیا بیان کی جاتیں۔ کچھ تبصروں میں تو موضوع ہی کو بدل دیا گیا۔ بعض طلبہ نے انگریزی الفاظ کا بے جا اور بے دریغ استعمال کیا، جس نے تبصرے کے تأثر کو شدید متأثر کیا۔ بہتر الفاظ کا استعمال نہیں کیا گیا اور ربط و تسلسل کا بھی بالکل خیال نہیں رکھا گیا۔ کچھ جوابات میں تو یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ سوال میں دی گئی عبارت کو ہی توڑ مڑوڑ کر لکھنے کی کوشش کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے تبصرے ناقص قرار پائے۔ ساخت کے حوالے سے بات کی جائے تو ایسے تبصرے (جوابات) ناقص قرار پائے جن میں طلبہ نے تبصرہ نگاری کی ساخت کے بنیادی اجزا کا خیال نہیں رکھا تھا، جیسے کہ 'تمہید، نفسِ مضمون / متن اور اختتامیہ / تجاویز' کو علیحدہ علیحدہ کم از کم دو سے تین پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم نہیں کیا۔ طوالت کا بھی خیال نہیں رکھا گیا جس سے عبارت اس قدر مختصر ہوگئی کہ بات مبہم رہ گئی۔ املا کی اغلاط نے بھی عبارت کو نقصان پہنچایا۔
ناقص جواب کا عکس	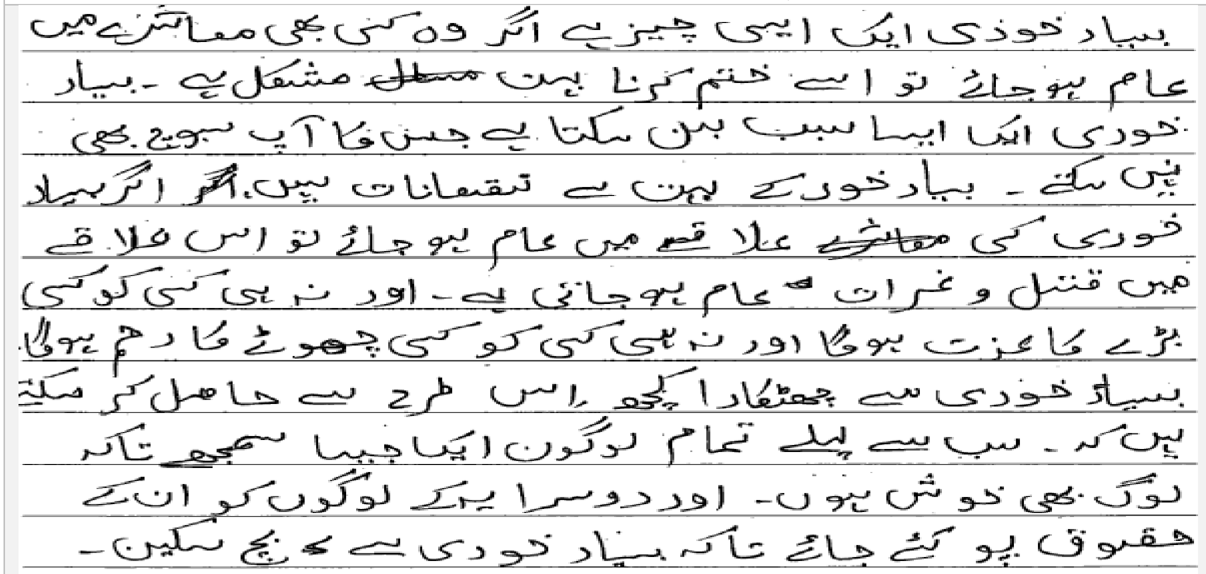 بسیار خوری ایک ایسی چیز ہے اگر وہ کسی بھی معاشرے میں عام ہوجائے تو اسے ختم کرنا بہت ~~مشکل~~ مشکل ہے۔ بسیار خوری ایک ایسا سبب بن سکتا ہے جس کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ بسیار خوری کے بہت سے نقصانات ہیں۔ ~~اگر~~ اگر بسیار خوری کسی ~~معاشرے~~ علاقے میں عام ہو جائے تو اس علاقے میں قتل و غارت عام ہو جاتی ہے۔ اور نہ ہی کسی کو کسی بڑے کا عزت ہوگا اور نہ ہی کسی کو کسی چھوٹے کا رحم ہوگا بسیار خوری سے چھٹکارا کچھ اس طرح سے حاصل کر سکتے ہیں کہ۔ سب سے پہلے تمام لوگوں ایسا جیسا سمجھے تاکہ لوگ بھی خوش ہوں۔ اور دوسرا یہ کہ لوگوں کو ان کے حقوق ہو گئے جائے تاکہ بسیار خوری سے بچ سکیں۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل	• **سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات** • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	
اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو تبصرہ نگاری کے اصول و ضوابط بہ خوبی سمجھائیں۔ مختلف موضوعات یا اخباری تراشے دے کر طلبہ سے تبصرہ نگاری کروائی جائے۔ نیز ہمارے ادارے کے سابقہ امتحانی پرچہ جات میں موجود اس نوعیت کے سوالات سے بھی مشق کروائی جا سکتی ہے۔ کمرۂ جماعت میں ہی طلبہ کے درمیان مختلف موضوعات پر مباحثے کی سرگرمیاں بھی 'تبصرہ نگاری' کے فن میں مہارت پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں۔		

سوال نمبر 4	
سوال	 دیے گئے تصویری خاکے کے پس منظر میں **مضمون یا رودادِ سفر** تحریر کیجیے۔ **ہدایات:** 1۔ مضمون نویسی / رودادِ سفر کے اہم عناصر کو ملحوظ رکھیے۔ نیز اپنی تحریر کو عنوان دیجیے۔ 2۔ دورِ حاضر کے واقعات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چھوٹے بھائی / بہن (بچوں) کے زیادہ شرارتی ہونے کی وجہ بیان کیجیے۔ نیز چھوٹے بھائی / بہن کے حوالے سے کوئی ایک شرارت بہ طورِ مثال پیش کیجیے۔ 3۔ تصویر کی جزئیات کا بہ غور جائزہ لیتے ہوئے ان چھوٹے بھائی / بہن کی شراتوں کے سبب اِرد گرد کے افراد / ماحول پر پڑنے والے اثرات بیان کیجیے۔ نیز ان شرارتی چھوٹے بھائی / بہن کی اصلاح کے حوالے سے تجویز کے تناظر میں تحریر کا احاطہ کیجیے۔

	4۔ طنز و مزاح کی خوبی کو اپنی تحریر کا حصہ بنائیے۔ 5۔ لکھنے کے لیے جس صنف کا انتخاب کریں اُس پر (✓) کا نشان لگائیے۔ **مضمون / رودادِ سفر**
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.1&2.3.7
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اپنے علم، معلومات اور افکار کو مثلاً مضمون، سفر نامہ، خطوط، طنز و مزاح پر مبنی تحریروں اور شاعری کے ذریعے تخلیق کر سکیں، کم از کم پانچ پیراگراف پر مشتمل اشاروں، تصویروں کی مدد سے مضمون اور طنز و مزاح پر مبنی تحریر تخلیق کر سکیں (مختلف اتفاقات اور واقعات کے تناظر میں)۔
کُل نمبر	15
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	**نفسِ مضمون / متن، ۵ نمبر:** • چھوٹے بھائی / بہن (بچوں) کے شرارتی زیادہ ہونے کی وجہ بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • چھوٹے بھائی / بہن کے حوالے سے کسی ایک شرارت کی مثال دینے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • چھوٹے بھائی / بہن کی شراتوں کے سبب اِرد گرد کے افراد / ماحول پر پڑنے والے اثرات واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • شرارتی چھوٹے بھائی / بہن کی اصلاح کے حوالے سے تجویز کے تناظر میں تحریر کا احاطہ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • طنزیہ یا مزاحیہ جملے / الفاظ کی خوبی کو اپنی تحریر کا حصہ بنانے پر ایک نمبر دیا جائے۔ **ساخت، ۴ نمبر:** • **برائے مضمون:** تمہید، موضوع سے مطابقت رکھنے والی تمہید پر ایک نمبر دیا جائے (کسی قول یا شعر سے آغاز ہو تو خوب ہے)۔ **برائے رُودادِ سفر:** رودادِ سفر کی ساخت کو نبھاتے ہوئے حالات و واقعات بیان کرنے کے دوران دن، تاریخ، مقام اور کرداروں کی تفصیلات اور اپنے جذبات و احساسات شاملِ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اقتباسات میں تقسیم: ابتدائیہ، نفسِ مضمون اور اختتام کو علیحدہ علیحدہ پانچ اقتباسات (پیروں / پیراگراف) میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین پیرے)۔ • طوالت: تحریر سے ۲۷ سے ۳۰ سطور (الفاظ: ۳۰۰) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (۵ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جائے گا، مگر سطور ۲۰ تک ضرور ہوں۔)۔ • املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف پانچ اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (پانچ سے زائد اغلاط پر یہ نمبر نہیں دیا جائے گا)۔

مجموعی تأثر، ۶ نمبر:

زاویہ	عمدہ 5-6	اوسط 3-4	ناقص 1-2
تخلیقیت	تحریر میں تخلیقیت کی بہترین مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے کے عین مطابق موضوع تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تأثرات کی زبردست عکاسی کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل و مشکلات کے تخلیقی حل کا انداز عمدہ ہے۔	تحریر میں تخلیقیت کی اچھی مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے سے ملتا جلتا موضوع تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تأثرات کی عکاسی کہیں کہیں اچھے انداز میں کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز اچھا ہے۔	تحریر میں تخلیقیت کمی کی وجہ سے تصویری خاکے سے مطابقت رکھنے والا موضوع تلاش کرنے میں کمی رہ گئی ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تأثرات کی عکاسی جیسے عناصر کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز بہت کم موجود ہے۔
ترتیب	اسلوب بیان مضمون / رودادِ سفر کے تقاضے بہت اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں بہترین ربط وتسلسل ہے اور ایک ہی بات ایک ہی بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں ایک یا دو یا بالکل نہیں ہیں۔ رموزِ اوقاف کا موزوں استعمال کیا گیا ہے۔	اسلوب بیان مضمون / رودادِ سفر کے تقاضے اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط وتسلسل اچھا ہے لیکن ایک ہی بات کئی بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں تین یا پانچ سے زیادہ نہیں ہیں۔ رموزِ اوقاف کا کہیں کہیں استعمال کیا گیا ہے۔	اسلوب بیان مضمون / رودادِ سفر کے تقاضے نبھانے کا انداز ناقص ہے۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط وتسلسل کم یا نہ ہونے کے برابر ہے نیز ایک ہی بات ایک بار بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں چھے یا چھے سے زیادہ ہیں۔ رموزِ اوقاف بہت کم یا نہ ہونے کے برابر استعمال کیے گئے ہیں۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں مجموعی کارکردگی بہت بہتر رہی۔ طلبہ کی کثیر تعداد نے اس سوال کے جواب میں بہت ہی عمدہ اور بہترین مضمون تحریر کیا / رودادِ سفر میں اپنے تجربات اور مشاہدات کے حوالے سے تخلیقی تحریر پیش کی۔ اکثر طلبہ نے 'مضمون' قلم بند کیا۔

	بہت کم طلبہ ایسے رہے جنھوں نے 'روودادِ سفر' کا انتخاب کیا، اس لیے 'روودادِ سفر' کے اعتبار سے بہتر جوابات میں روودادِ سفر کا عنصر بھی جزوی طور پر ہی سامنے آیا۔ بہت کم طلبہ ہی اس سوال کے موضوع کو بھرپور طریقے سے نہ سمجھ سکے اور بہتر کارکردگی نہ دکھا سکے۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ کی اکثریت سوال کے موضوع کی مناسبت تک رسائی حاصل کر پائی اور جواب بہترین انداز میں قلم بند کیا۔ نفسِ مضمون / متن کے اعتبار سے بہتر جوابات میں تصویری خاکے کے ضمن میں دیے گئے نِکات کے تمام عناصر، اجزا اور موضوعات کا خاص خیال رکھا گیا۔ چھوٹے بھائی / بہن (بچوں) کے زیادہ شرارتی ہونے کی مختلف وجوہات سامنے لائی گئیں اور ساتھ ہی اسی ضمن میں بہ طورِ مثال ایک شرارت کا حوالہ بھی دیا گیا۔ نیز ان چھوٹے بھائی / بہن کی شرارتوں کے سبب اردگرد کے افراد / ماحول پر پڑنے والے اثرات بیان کیے گئے اور ان کی اصلاح کے حوالے سے مفید تجاویز بھی خوب رہیں۔ تحریر میں طنز و مزاح کی خوبی بھی نظر آئی، جسے پیدا کرنے کے لیے بے تکلفانہ جملوں، محاورات اور ضرب الامثال وغیرہ کا سہارا لیا گیا۔ تحریری ساخت کے تقاضے بھی بھرپور انداز میں پورے کیے گئے۔ مضمون نویسی میں معلومات اور دلائل کا عنصر غالب رہا اور روودادِ سفر میں حالات و واقعات کے تناظر اپنے تجربات اور مشاہدات کے تناظر میں تحریر پیش کی گئی۔ تحریر کو حسبِ ضرورت اور تحریری اصول کے پیشِ نظر مختلف پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا گیا۔ یہ سوال ۱۵ نمبر پر مشتمل تھا اس لیے جواب کے لیے دی گئی سطور میں کم از کم ۲۷ سے ۳۰ سطور کا بہ خوبی استعمال کیا گیا جن میں کم از کم تین سو (۳۰۰) کا استعمال بھی ہوا۔ املا کی اغلاط بھی کم رہیں۔ تحریر کے مجموعی تاثر کو بہتر بنانے کے لیے تخلیقیت اور ترتیب میں بہترین عنوان، تاثرات کی زبردست عکاسی، اسالیب میں کشش، تحریری تقاضوں کا لحاظ، رموزِ اوقاف کے مقامات اور جملوں میں ربط و تسلسل کا بھرپور خیال رکھا گیا۔
بہتر جواب کا عکس (مضمون)	عنوان: قوم کے معمار یا تباہی کا معیار؟ کسی بھی محفل میں شرکت کریں، وہاں پر کوئی کمسن اطفال بردار جارہا ہوتا ہے۔ "کیا معصوم بچہ ہے"، "کیسی گڑیا سی بچی ہے" اور اگر وہ کوئی نازیبا حرکت بھی کرے یعنی چیخے یا تھوکے، تو ماں کے سوا سب ہی "بچہ ہے" کہہ کر ہنسنے لگتے ہیں۔ یہ راز صرف اس بچے کے گھر والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیارا سا چاند اور کون سے روپ دھار سکتا ہے۔ چھوٹے بچوں، بالخصوص بہن بھائیوں کا وصفِ خاص شرارت کرنا ہے۔ ستم یہ کہ اگر شرارت کی شکایت اعلیٰ حکام المعروف والدین سے کی جائے تو جواب ملے گا: ؎ بدلتا ہے ڈھنگ یہ بچہ کیسے کیسے چھوٹے بچوں کی شرارتوں کا ~~محور~~ دائرہ بہت وسیع ہے۔ چاہے وہ رو رو کر آسمان سر پر اٹھا لینا ہو، یا بڑی بہن کی ٹافی کھانی ہو، بھائی کا کھلونا توڑنا یا گیم برباد کرنا، مٹی یا رنگوں سے کپڑے بدرنگ کرنا، شادیوں میں بلاوجہ بھاگنا، ہر نوعیت اور ڈھنگ کے کارناموں کا سہرا ان نونہالان کے سر جاتا ہے۔ کچھ بہت معصوم، بے ضرر، مزاحیہ حرکتیں سرانجام دیتے ہیں اور کچھ تباہ کاری میں ہٹلر کو مات کر جاتے ہیں۔ ایسی ایسی کاوشیں تخلیق کریں گے کہ بے اختیار منہ سے نکلتا ہے: ؎ طفلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے آخر اس مرض کی دوا کیا ہے

اب بھلا کوئی ان دھماکہ خیز افراد سے پوچھے کہ ایسی شرارتیں کیسے اور کیوں کر ذہن میں جنم لیتی ہیں؟ اس کے چند جوابات یہ ہیں کہ ۱) سوشل میڈیا پر "پرینکس" دیکھ کر بچوں کی تخلیقی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں، ۲) کبھی کبھار دشمنی نکالنا یا زِچ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ ۳) شریر بچوں کی صحبت کا اثر پکڑ لیا، ۴) سب سے اہم وجہ: بچپن میں روک ٹوک نہ ہونا۔ بچے شرارت کرتے پکڑے بھی جائیں تو یا تو "بچہ ہے، چھوٹا ہے" کہہ کر معاف کر دیا جاتا ہے یا بڑے بہن بھائی بیچارے ڈانٹ ڈپٹ کی زد میں آتے ہیں۔ ان افکار و وجوہات کی بناء پر بچے شریر ہوتے ہیں اور شرارت میں عظیم جھنڈے گاڑنے نکلتے ہیں۔ پرانے زمانے میں والدین کی سختی اور تربیت وہ کام کر جاتی تھی جو آج نرمی اور لاڈ دلار نہیں کر سکتی۔

شرارت اس وقت تک برداشت ہوتی ہے جب تک کوئی نقصان یا پریشانی کا باعث نہ بنے۔ جو اطفال زبان چلانے کے آداب نہیں جانتے، جن کی جان چیزیں توڑنے یا شوروغوغا مچانے میں بند ہے ایسوں کو کوئی پسند نہیں کرتا اور اس بچے کو چیزیں دینے سے لوگ اجتناب کرتے ہیں۔ ان بچوں سے لوگ دوری اختیار کرتے ہیں اور بڑے بہن بھائی یا والدین لعنت ملامت کا شکار ہوتے ہیں۔ بچے یہ نہیں سمجھتے کہ ہر نقصان کا مداوا نہیں ہو سکتا، اور یہی نکتہ انہیں ناپسندیدہ بنا دیتی ہے۔ گھر میں ہر دم ماں کے نام کے نعرے، لڑائی کا سبب، بدتمیزی سے جواب دینے والے چھوٹے بہن بھائی گھر کا سکون غارت کرتے ہیں اور مالی نقصان میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ بہن بھائیوں میں اعتماد اور بھروسہ جیسا رشتہ زائل ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب میں اور میری منجھلی بہن اسکول سے گھر واپس آتے تو ہماری سب سے چھوٹی ہمشیرہ ہماری الماریوں سے اشیاء باہر پھینک رہی ہوتی یا چھپا دیتی۔ جس کا نتیجہ میری منجھلی بہن کا رونا اور امی کا چھوٹی بہن پر سختی کرنا ہوتا۔ ان واقعات کی بناء پر آج بھی میری بہنیں الماری پر تالا لگاتی ہیں۔

چھوٹے بہن بھائیوں کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ ان کا ذہن کچا ہوتا ہے۔ جو لکھو گے، وہ نقش رہے گا۔ اسی لیے بچوں کی اصلاح کم سنی سے ہی کرنی چاہیئے ورنہ وہ ٹہنی کی مانند ہو جائیں گے کہ طاقت لگاؤ تو تڑاخ سے دو ٹکڑے ہوں گے۔ بہت زیادہ نرمی بچوں کو بگاڑتی ہے اور سختی کی زیادتی بچوں کو بدظن کرتی ہے اسی لیے بچوں کو تین بار تنبیہہ کے بعد سزا دی جائے۔ بچوں کو سمجھایا جائے کہ ایسے افکار ان کی معصومیت کو زیب نہیں دیتے اور یہ اخلاقی بنیادوں سے غلط ہے۔ بچے انعام کی لالچ میں بھی برے کام ترک کر دیتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ چھوٹے بچوں کی تو عمر کا تقاضا ہی شرارت اور مستی ہے، لیکن ہمارا کام ہے انہیں حدود میں رکھنا۔ پھول میں کانٹے زیادہ ہوں تو دل کو نہیں بھاتا۔

بہتر جواب کا عکس

(رودادِ سفر)

مضمون / رودادِ سفر

عنوان: کراچی کا سفر۔

سنا تھا کہ کراچی کی خوبصورتی اور اس کے عمارتوں کے بہت سے قصے سن رکھے ہیں لیکن دو دن کے
سفر کے بعد ان قصوں کو سچ ہوتا دیکھ مجھے اپنی آنکھوں پر بھروسا نہیں ہو رہا تھا۔
لاہور میں بہترین وقت گزارنے کے بعد جب میں نے کراچی کی طرف سفر شروع کیا تو کوئی دو
دن بعد کراچی پہنچا۔ جب میں نے گاڑی سے پہلا قدم باہر نکالا تو میرا پاؤں جل گیا۔ گرمی اتنی
تھی کہ لگتا تھا کہ فرج میں گھس جاؤں۔ لیکن میں نے ہمت باندھی اور اپنے بھائی (جو کراچی
میں رہتے تھے) ان کے گھر کی طرف چل پڑا۔ راستے میں وہ اونچی اونچی عمارتوں کو دیکھ کر مجھے
اپنے آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ 5-10 منٹ کے سفر کے بعد میں کاظف (بھائی) کے گھر پہنچ۔ گھر والوں
نے زور و شور سے استقبال کیا اور مہمان نوازی میں کوئی قصر نہ چھوڑی۔ میں نے گھر والوں سے کچھ
دیر بات کی اور آمنہ اور عاصم (بھائی کے بیٹی اور بیٹا) کو خوب پیار کیا۔ سفر کرنے کی وجہ میں کمزور
پڑ گیا تھا اور کافی نیند بھی آرہی تھی۔ بھائی نے کمرہ تیار کروایا اور میں کمرے میں جا کر جب بستر پر
سر رکھا تو ملائم بستر کا مزہ ہی الگ تھا۔ نیند آنے ہی لگی تھی کہ شور کی آواز آنی شروع ہو گی۔
میں کروٹیں بدلتا رہا لیکن نیند کا آنا محال ہو گیا۔ جب میں نے ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھولا
تو دیکھا کہ بستر زمین پر پڑے ہیں اور کمرے میں عاصم اور آمنہ ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہے
ہیں۔ میں نے ان دونوں کو چپ ہو جانے کا کہا اور واپس سے اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ جوں ہی
بستر پر سر رکھا تو آواز پھر چالو ہو گی۔ میں دوبارہ ان کے کمرے میں گیا اور اس مرتبہ ڈانٹ
لگائی۔ اس کے بعد وہ خاموش پڑ گئے اور میں جب سو کر اٹھا تو گھر والوں کے رات کے کھانے کے لیے
آواز لگائی۔ سب گھر والے دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے اور عاصم اور آمنہ کھانا کھانے کے

	بجائے موبائل استعمال کر رہے تھے۔ میں نے ان دونوں کی شکایت لگائی تو بھابھی نے جواب دیا اور بھائی آپ ہی ان کو دیکھو یہ تو گھر میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے اور ہمیشہ اپنی منمانی کرتے رہتے ہیں اور ان کی شرارتوں کی وجہ سے پورا محلہ ہمیں ان کی شرارتوں سے ہونے والے نقصان کے بارے میں بتاتا ہے۔ میں نے کہا وہ بھابھی ان کے اس شرارتی ہونے کی کیا وجہ ہے، جہاں تک تو میں انھیں جانتا تھا یہ تو بہت ہی نیک اور فرمان بردار ہوا کرتے تھے۔ جواب آیا وہ ان کی اس شرارت کے پیچھے سب سے زیادہ کردار اس موبائل فون کا ہے۔ جس میں یہ شرارتی بچوں کو دیکھتے ہیں اور انھی سے سیکھ کر شرارت کرتے ہیں۔ جیسا کہ یہ پورا دن شور کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں۔ ان کے شور و غل کی وجہ سے ہمیں اور پورے محلے والوں کو نیند میسر نہیں ہوتی۔ آپ ہی کوئی ترکیب بتائیں کہ کیسے انھیں واپس نیک ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔" میں نے بھابھی کو تفصیلی طریقے سے بتایا کہ اگر ان کے کردار میں بگاڑ اور ان کی شرارتوں میں اضافہ اس موبائل کی وجہ سے ہوتا ہے تو انھیں آئندہ موبائل استعمال کرنے نہ دیں اور ان کی دوسرے کاموں میں اچھا کر رکھیں اور زیادہ وقت ان کی تربیت پر دیں۔ اس کے بعد دو تین دن میں نے کراچی کے ہر مشہور علاقے کی سیر کی اور کافی اچھا وقت گزارا اور ان تین دنوں میں میں نے آمنہ اور عاصم کے کردار میں اچھا اور شرارتوں میں کمی دیکھی۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے سوال کا جواب توقع کے مطابق تحریر نہیں کیا۔ ان میں سے کچھ طلبہ نے تو موضوع ہی بدل دیا اور دیے گئے نکات پر توجہ ہی نہ دی گئی اور نہ ہی تحریری ساخت کا خیال رکھا گیا۔ حقائق، خیالات، جذبات اور تاثرات کی مناسب عکاسی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے تحریر کا مجموعی تاثر کم زور ہو گیا۔ کچھ طلبہ نہ تو مضمون نویسی کی جانب گئے اور نہ ہی روداد سفر کی جانب، انھوں نے تو بس! سوال میں دیے گئے خاکے کو ہی بیان کرنا سوال کا مطلوب جانا۔ کچھ طلبہ نے زیادہ سطور میں تحریر پیش کرنے کی غرض سے جواب کے لیے دی گئی سطور کے صفحات کی دونوں جانب بے جا خالی جگہیں چھوڑ دیں جو کہ نہایت ہی غیر مناسب طرزِ عمل ہے۔ نیز املا کی اغلاط اور بے ربط جملوں نے تحریر کو شدید نقصان پہنچایا۔

ناقص جواب کا عکس

مضمون / روداد سفر

عنوان: "چھوٹوں کی زیادہ شرارتے"

دورِ حاضر کے اس وقت میں چھوٹے بہن/ بھائیوں
کی سرارتے زیادہ ہوتی جا رہے ہے۔ پہلے بھی
سرارتے ہوا کرتے تھی لیکن ان سے کوئی پریشان
نہ ہوتا۔ تھا دور حاضر میں بچوں نے شرارتے
بہت زیادہ اور سبھی کو پریشان کرنے والی والی
رسم نکالی ہے۔ ان شرارتوں کی پڑھنے کی وجہ آج کا
دور اور اس کی اخراجات ہے۔ بھی موبائل فونز
وغیرہ ان سبب چیزوں سے بچے شرارتے اور
مستیاء زیادہ سیکھ رہے ہے۔ ٹی وی وغیرہ
میں ایسے طرح کی شرارتے دیکھاتے ہیں
اس سب سے بچے اور شرارتے سیکھتے ہیں
مثل: کسی سوسٹی میں کرکٹ کھیلتے وقت اتنا
زور کا بلاء گھومانا کے کیسی نہ کیسی کے
گھر کے کانچ کھڑکی وغیرہ کو توڑ دے۔ ان
جیسی اور بھی چیز ہے جنسے اورد گرد رہنے
والے لوگو کو بہت تکلیفات ظاہر ہوتی
ہیں۔ جیسے کی پورے زورد شور سے کھیلنا
وہ بھی سونے کے وقت جب سب اپنی نیند
لیتے ہو۔ اور اپنے گھر پر تیز آواز میں گانے
لگانا، کارٹون، ڈرامیں وغیرہ دیکھنا اور منع
کرنے پر چیکھنا، چلانا، وغیرہ کی حرکت کرنا۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر)	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال

'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجویز: جس طرح اچھا بولنے کے لیے اچھا سننا معاون کردار ادا کرتا ہے، اسی طرح اچھا لکھنے کے لیے اچھا پڑھنا ہوگا۔ تاہم! اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی مطالعے کی عادت اپنانے کے حوالے سے راہ نمائی اور حوصلہ افزائی کریں۔ نیز اس صلاحیت میں مہارت کے لیے ہمارے ادارے کے سابقہ امتحانی پرچہ جات میں موجود اس نوعیت کے سوالات حل کرنے کی مشق کی جاسکتی ہے۔		

سوال نمبر 5	
سوال	فرض کیجیے! آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ کہیں سیر و تفریح پر جانے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں، جس میں سواری (ٹرانسپورٹ) کا معاملہ بھی زیرِ بحث ہے۔ دی گئی فرضی صورتِ حال کے تناظر میں آپ کسی ٹرانسپورٹ کمپنی کے منتظم (منیجر) کے نام سواری کی دست یابی کے لیے خط لکھیے، جس میں درج ذیل نِکات شامل تحریر ہوں: • آغازِ سفر سے واپسی تک کا منصوبہ (تاریخ / وقت)، • سواری کی نوعیت اور افراد کی تعداد، • کسی ایک خاص سہولت کا تقاضا اور تفریحی مقام کی وضاحت۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.22
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اپنے خیالات کا اظہار رسمی خط اور ای میل کے ذریعے تحریر کر سکیں۔
کُل نمبر	8

تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	**نفسِ مضمون / متن، ۴ نمبر:** • آغازِ سفر سے واپسی تک کا منصوبہ (تاریخ / وقت) واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • سواری کی نوعیت اور افراد کی تعداد بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • تفریحی مقام کی وضاحت کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • کسی ایک خاص سہولت کی فراہمی کی نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ **ساخت، ۴ نمبر:** • خط کے درست اجزا (پیشانی، القاب، آداب، ابتدائیہ، اختتامیہ) تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین اجزا کی درست مقام پر موجودگی)۔ • خط کے متن کو تحریر کی مناسبت سے اقتباسات میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو پیرے)۔ • خط کو املا کو اغلاط سے پاک ہونے یا صرف تین تک اغلاط پر ایک نمبر دیا جائے۔ • طوالت تحریر کم از کم ۱۴ سطور (الفاظ: ۱۶۰) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (۴ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جائے گا، اجزائے خط علیحدہ ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں مجموعی کارکردگی بہت اچھی رہی۔ طلبہ کی غالب اکثریت نے اس سوال کے جواب میں بہت ہی عمدہ مکتوب تحریر کیے۔ طلبہ کی قلیل تعداد توقع پر پوری نہ اتر پائی اور موضوع کو بھرپور طریقے سے نہ نبھا سکی۔ توجہ فرمایئے! امتحانی پرچے میں خط سے متعلق سوال کا جواب تحریر کرتے ہوئے کسی بھی حصے میں اس قسم کے الفاظ / اشارے ہرگز استعمال نہ کیے جائیں جن سے امیدوار (طالبِ علم) کی شناخت ہوتی ہو، یعنی سرنامہ میں اور اختتام پر حروفِ ابجد (ا، ب، ج، د، ہ، و۔۔۔) استعمال کیے جائیں۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ کی اکثریت نے خط نویسی کے اجزا اور سوال میں دیے گئے مطلوبہ نِکات کو بہ طورِ خاص ملحوظ رکھا اور موضوع کی مناسبت تک رسائی حاصل کی جو کہ اچھے خطوط (جوابات) کے زُمرے میں آئے۔ نفسِ مضمون / متن کے اعتبار سے یہ سوال 'رسمی خط' کے زُمرے میں آتا ہے، اس لیے تحریری اسلوب پر تکلف اور خط لکھنے کے مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ضروری باتوں کا احاطہ کیا گیا۔ بہتر جوابات (خطوط) میں سیر و تفریح پر جانے کے لیے ٹرانسپورٹ کمپنی کے منتظم (منیجر) کے نام سواری کی دست یابی کے حوالے سے خط لکھا گیا جس میں آغازِ سفر سے واپسی تک کا منصوبہ بیان کیا گیا۔ نیز سواری کی نوعیت اور افراد کی تعداد بھی بتائی گئی۔ اس سفر میں کسی خاص سہولت کا تقاضا تحریر کیا گیا اور تفریحی مقام کی وضاحت بھی بیان کی گئی۔ جملوں میں ربط و تسلسل کی خوبی نے تحریر کو مزید بہتر بنا دیا۔ طلبہ نے خط کی ساخت کے پیشِ نظر بنیادی اجزا اور عناصر کو موزوں مقام پر رکھا۔ نیز خط کو حسبِ ضرورت پیروں / پاروں / ٹکڑوں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا، طوالت کا بھی خاص خیال رکھا گیا اور تحریری جواب کم از کم ۱۶۰ الفاظ پر مشتمل رہا۔ یعنی خط کے متن میں کم از کم چودہ سے پندرہ سطور کا موزوں استعمال کیا گیا۔ املا کی اغلاط بھی کم سے کم رہیں۔

بہتر جواب کا عکس

امتحانی مرکز

۲۵ مئی 2024ء

محترم مینیجر صاحب! ٹرانسپورٹ کمپنی ا۔ب۔ج

السلام علیکم! مزاج بخیر۔ میں نے سنا ہے کہ آپ کی کمپنی (ٹرانسپورٹ) آج کل لوگوں کو بہت ہی جلد سیر ہونے والے ٹرانسپورٹ پر کام کر رہی ہے۔ دراصل ہم نے بھی کہیں سیر و تفریح پر جانے کا منصوبہ بنایا ہے اور جانے کے لیے سواری کا معاملہ کچھ بندوبست نہیں ہوا ہے۔ مجھے میری دوست نے آپ کی کمپنی کے بارے میں بتایا تھا اس لیے میں نے آپ کو یہ خط لکھنا مناسب سمجھا۔

ہم لوگوں کو کل یعنی ۲۶ مئی بوقت صبح ۵ بجے اپنے گھر سے نکلنا ہوگا چونکہ ہمیں ہنزہ جانا ہے تو آپ کو خود ہی معلوم ہے کہ راستے میں وقت زیادہ لگ جائے گا اس لیے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے۔ ہمارا وہاں پر زیادہ رہنے کا کوئی خاص ارادہ نہیں ہے بس رات کو واپس آنا چاہتے ہیں اس لیے صرف ایک دن کے لیے بکنگ چاہیے۔ اگر سواری کی نوعیت کی بات کی جائے تو ہم کل ۸ لوگ ہیں تو اس مناسبت سے آپ خود سواری چن لیجیے۔

اس بات کا خاص خیال رکھیے کہ سواری زیادہ تنگ نہ ہو چونکہ ہمارے ساتھ ہمارے بزرگ دادا جان بھی جا رہے ہیں اور ان کو سانس کا بھی مسئلہ ہے تو سواری کشادہ ہونا چاہیے۔

ہمارا ارادہ عطاآباد لیک کی سیر کا ہے تو سواری اس قابل ہو کہ دو طرفہ چلتے ہوئے کوئی دشواری نہ ہو اور پارکنگ کے لیے مناسب ہو۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہماری امیدوں پر پورا اتریں گے اور صبح ساڑھے نو تک سواری ہمارے گھر پہنچ جائے گی۔ ہم آپ کے شکر گزار رہیں گے۔

والسلام

ا۔ب۔ج

ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی بہت کم تعداد اس سوال کا جواب توقع کے مطابق تحریر نہیں کر پائی۔ بہت سے طلبہ نے لکھنے کی کوشش کی، مگر املا کی اغلاط نے جوابات کے تاثر کو ناقص بنا دیا۔ خوش خطی کی عدم موجودگی بھی تحریر کو متاثر کرتی نظر آئی۔ نفسِ مضمون / متن کے حوالے سے ایسے طلبہ خط نویسی کے سوال میں دیے گئے مطلوبہ نِکات کو خاطر خواہ اپنے جواب میں شامل نہ کر سکے۔ خط 'رسمی' تھا مگر تحریری اسلوب بے تکلفانہ اپنایا گیا، جو کہ اس نوعیت کے خطوط کا اسلوب نہیں۔ خط نویسی کی ساخت کے اعتبار سے بھی ناآشنائی دیکھنے میں آئی۔ اکثر طلبہ نے 'السلام علیکم' کا املا غلط کرتے ہوئے 'اسلام علیکم / اسلام وعلیکم' درج کیا۔ کچھ طلبہ تو ایسے بھی رہے جو سوال میں دی گئی عبارت کو ہی جواب میں لکھ بیٹھے۔ جملوں میں ربط و تسلسل کے نہ ہونا بھی ناقص جواب کا سبب بنا۔
ناقص جواب کا عکس	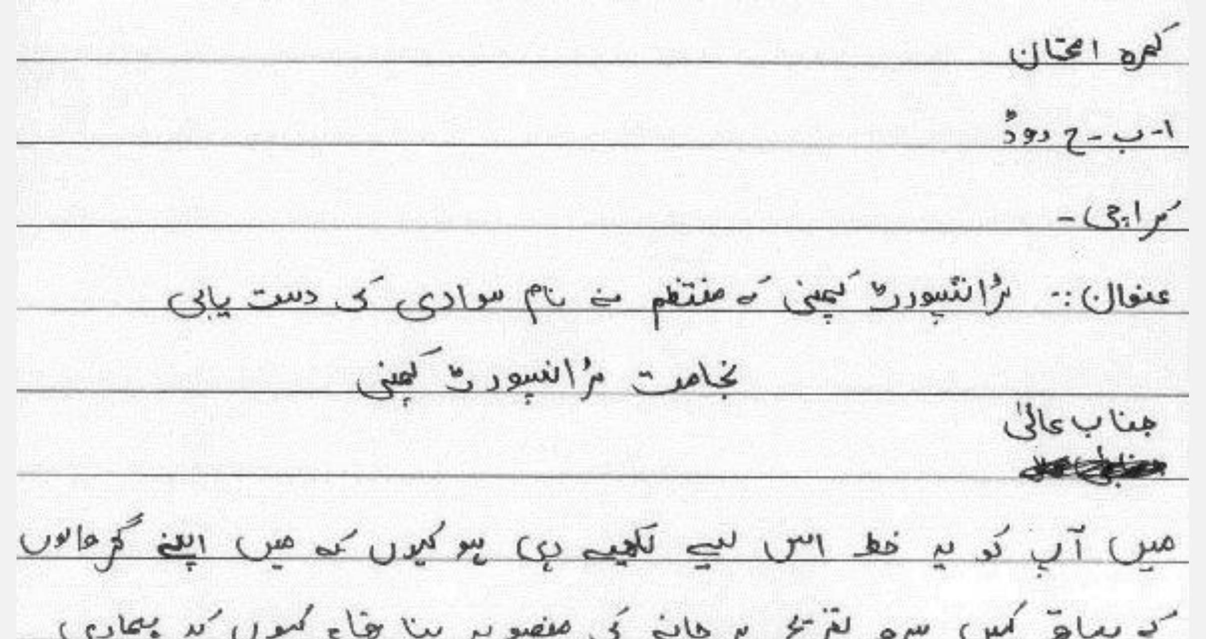

کمرہ امتحان
ا-ب-ج روڈ
کراچی۔
عنوان:- ٹرانسپورٹ کمپنی کے منتظم کے نام سواری کی دست یابی
بخدمت ٹرانسپورٹ کمپنی
جناب عالی
میں آپ کو یہ خط اس لیے لکھ رہی ہوں کیوں کہ میں اپنے گھر والوں
کے ساتھ کہیں سیر و تفریح پر جانے کی منصوبہ بنا رہا تھا کیوں کہ ہماری
گرمیاں کی چھوٹی شروع ہو چکیں تھی۔ ہم نے پاکستان کی
سیر کا سوچا اور فیصلہ ہوا کہ ہم Gilgit baltistan جا رہے ہیں۔
جب ہمیں یہ خبر ملی تو ہم نے تو زور زور سے اچھلنا
آپ نے سارا انتظام کیا اور امی ہمارے کپڑے اور سامان
شروع کر دیا۔ کی
پیکنگ کری۔ ہم نے جب بس پکڑی تو بہت سے لوگ بھی
ہمارے ساتھ تھے۔
جب ہم گیلگت پہونچے تو وہاں پر برف باری ہو رہی تھی
ہم نے بہت مزاح کیا۔ جنگلوں میں ہم نے وقت گزارہ اور ہم

نے بہت سی خوبصورت جیزیں دیکھی۔ ایسا لگا کہ ہم دوسری دنیا آگئے

مجھے امید ہے گی کہ آپ کو میرا یہ خط اچھا لگا۔

ا۔ ب۔ ج۔

الف عادل

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو مکتوب نویسی کے اصول وضوابط اور ساخت کو اچھی طرح ذہن نشین کروائیں۔ بعد ازاں طلبہ کی راہ نمائی میں اُن سے خط نویسی کی ساخت کو واضح کرتا ہوا ایک وضاحتی خاکہ / نقشہ بنوا کر کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کریں۔ طلبہ کی خط نویسی میں مہارت کے لیے مختلف خطوط پڑھنے کے لیے دیے جائیں۔ اس عمل سے انھیں خطوط کا اسلوب سمجھنے میں مدد ملے گی اور جملہ سازی میں بہتری آئے گی۔

تدریسی حکمتِ عملی میں تعلمی حاصلاتِ طلبہ کا استعمال

Pedagogies Used for Teaching the SLO

اسٹوری بورڈ (Storyboard)

وضاحت:

یہ ایک بصری طریقہ تدریس ہے جس میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو پیش کرنے کے لیے تصویری مراحل کی ایک ترتیب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ تدریس میں کہانی سنانے کے ذریعے سیکھنے والوں کو خیالات و واقعات کو مرتب کرنے اور پیچیدہ تصورات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ کو ادب(literature) کی کلاس میں ایک ناول، بصری طور پر دوبارہ سنانے کے لیے اسٹوری بورڈ بنانے کا کام سونپا جاتا ہے۔ اس ضمن میں وہ کلیدی مناظر کا نقشہ کھینچتے ہیں، سرخیاں(captions) لکھتے ہیں اور اپنی کہانیاں طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی پڑھنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، تفہیم میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس سے اُن کے تخیُّل(imagination) کو فروغ ملتا ہے۔

علت اور معلول(وجہ اور اثر) (Cause and Effect)

وضاحت:

یہ طریقہ تدریس 'افعال / اعمال اور نتائج' کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔ وجہ اور اثر کے تعلقات کا تجزیہ کرکے، سیکھنے والے اپنے اندر اس بات کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں کہ واقعات کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور کس طرح ایک فعل / عمل مختلف نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

مثال:

طلبہ 'تاریخ' کی کلاس میں صنعتی انقلاب کے اسباب اور اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ یہ تحقیق اور بحث کرتے ہیں کہ کس طرح کسی شے کی تیاری میں تکنیکی ترقی اہم سماجی تبدیلیوں کا باعث بنی، جیسے کہ شہری کاری(urbanisation) اور مزدوروں(labour) کی اصلاح کی تحریکیں۔

فش اینڈ بون (Fish and Bone)

وضاحت:

یہ ایک طریقہ تدریس ہے جس میں کوئی موضوع طلبہ کو اس طرح پڑھایا جاتا ہے کہ ایک مچھلی کا ڈھانچہ بنا کر اُس کی بڑی ہڈی 'مرکزی موضوع' ہوتی ہے، جب کہ چھوٹی ہڈیاں اس موضوع سے متعلق دوسرے 'ضروری اجزا' ہوتی ہیں۔ اس طریقہ تدریس سے ضروری تصورات اور ان کی متعلقہ وضاحتوں کو اجاگر کرکے فہم کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

انسانی جسم کی اندرونی ساخت(human anatomy) پر حیاتیات کی کلاس کے دوران انسانی ڈھانچے کے نظام کو سمجھنے کے لیے مچھلی اور ہڈی کی تکنیک

کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ تدریس میں انسانی ڈھانچے (مچھلی) کے اہم اجزا کو پیش کیا جاتا ہے اور ہر ہڈی کی ساخت اور کام (ہڈیوں) کی وضاحت کی جاتی ہے۔

تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

وضاحت:

یہ مختلف مفکرین کے خیالات کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اس میں طلبہ کلیدی تصورات کو جوڑنے والے خاکے بناتے ہیں، جس سے ایک مضمون کی مجموعی ساخت کو سمجھنے میں معاونت ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ نفسیات کے اسائنمنٹ میں شخصیت کے مختلف نظریات کا مطالعہ کرنے کے لیے تصوراتی خاکے کا استعمال کرتے ہیں۔ طلبہ یہ دیکھنے کے لیے کہ مختلف نظریات کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، اُنھیں آپس میں جوڑتے ہیں، مثلاً: فرائیڈ (Freud) کا نفسیاتی تجزیہ، جنگ (Jung) کی تجزیاتی نفسیات، اور بانڈورا (Bandura) کا سماجی علمی نظریہ۔

سمعی بصری وسائل / ذرائع (Audio Visual Resources)

وضاحت:

اس طریقہ تدریس میں ملٹی میڈیا کے ذریعے ویڈیوز، تصاویر اور آڈیوز کو اسباق میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ تدریس مختلف انداز سے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جس سے تعلیمی مواد کو مزید دل چسپ اور موئثر بنایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد جنرل سائنس کی کلاس میں نظامِ شمسی کے بارے میں پڑھانے کے لیے دستاویزی طرز کی ویڈیو کا استعمال کرتا ہے۔ ویڈیو میں سیاروں کی شان دار بصری متحرک تصاویر، ماہرینِ فلکیات کے ساتھ انٹرویوز اور پس منظر کی موسیقی شامل کی جاتی ہے، جس سے نظامِ شمسی کو سمجھنے میں طلبہ کی دل چسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔

سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلہ خیال کیجیے (Think, Pair and Share)

وضاحت:

ایک باہمی (ایک دوسرے سے) سیکھنے کی تکنیک جہاں طلبہ انفرادی طور پر کسی سوال یا مسئلے پر غور کرتے ہیں، پھر پوری کلاس کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کرنے سے قبل پہلے جوڑوں یا چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بیان کر کے اس پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار پُر اثر تعامل، گفتگو میں نکھار اور متنوع نقطہ نظر کو فروغ دیتا ہے۔

مثال:

استاد انگریزی ادب کی کلاس میں ایک ناول کے اخلاقی المیے / پیچیدگی کے بارے میں سوچنے کے لیے سوال اٹھاتا ہے۔ طلبہ پہلے انفرادی طور پر غور و فکر

کرتے ہیں، پھر جوڑوں میں اپنی رائے پر تبادلہ خیال کرتے ہیں اور آخر میں مختلف نقطہ نظر سے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے کمرۂ جماعت میں بہترین انداز میں بحث ومباحثہ میں حصہ لیتے ہیں۔

سوال پوچھنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ نظر) [Questioning Technique (Socratic Approach)]

وضاحت:

یہ طریقہ تدریس، سقراطی مکالمے کی بنیاد پر فکر انگیز سوالات پیش کر کے تنقیدی سوچ کو متحرک کرتا ہے۔ یہ سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ خیالات کا مطالعہ کریں، اپنے استدلال کا جواز پیش کریں اور تحقیق کے عمل کے ذریعے علم کے دریچوں کو مزید وسعت دیتے رہیں۔

مثال:

استاد اخلاقیات کی کلاس میں انصاف کے معنی پر بحث کو آگے بڑھانے کے لیے سقراطی نقطہ نظر استعمال کرتا ہے۔ تحقیقاتی سوالات کا ایک سلسلہ پوچھ کر، طلبہ اخلاقی اصولوں اور معاشرتی اقدار کی گہری کھوج میں مشغول ہوتے ہیں۔

عملی مظاہرہ (Practical Demonstration)

ایک ایسا طریقہ کار جہاں سیکھنے والے نظریات یا مہارتوں کے حقیقی زندگی کے اطلاق کا عملی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس عملی مظاہرے میں نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظرناموں کے ساتھ ملا کر فہم، مہارت کے حصول، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی کلاس میں مچھلی کو بھرنے (اس کے اندر مختلف مصالحہ جات وغیرہ) کے لیے مناسب تکنیک کا مظاہرہ کرتا ہے۔ طلبہ مچھلی کے اندر مصالحہ جات بھرنے کے عمل، چھری کے درست استعمال اور کھانا پکانے کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے بعد خود اس کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔

اظہارِ تشکر

آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ (AKU-EB) اردو لازمی SSC-II ای مارکنگ نوٹس کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کرنے والے تمام افراد کی گراں قدر شراکت کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے۔

ہم فرحان خان، ماہر مضمون اردو (AKU-EB) کو ای مارکنگ کے پورے عمل کے دوران مضمون کی قیادت کرنے پر تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہم خاص طور پر محترمہ اسماء ارشد صاحبہ، معلمہ اردو، سلطان محمد شاہ آغا خان اسکول، کراچی (پرنسپل مارکر)، محترمہ آسیہ علی صاحبہ، معلمہ اردو، غلامانِ عباس اسکول، کراچی (سینئر مارکر) اور محترمہ الماس ضیا صاحبہ، معلمہ اردو، پی ای سی ایچ ایس گرلز اسکول، کراچی (سینئر مارکر) کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے تمام سوالات کی کارکردگی کا جائزہ لیا، امیدواروں کے جوابات میں خوبیوں اور کمزوریوں کو بیان کیا اور بہتر کارکردگی کے لیے سفارشات کے ساتھ تدریسی طریقہ کار کو اجاگر کیا۔

مزید برآں! ہم جائزہ لینے والی معزز ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ای مارکنگ نوٹس کی مجموعی کارکردگی، بہتر اور کمزور جوابات اور تدریسی حکمتِ عملی کی توثیق کے ساتھ ساتھ بہتری کی تجاویز اور تعمیری تاثرات میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔

ان شراکت داروں میں شامل ہیں:

- ڈاکٹر محمد زوہیب، لیڈ اسپیشلسٹ، کریکولم اینڈ ایگزامینیشن ڈیولپمنٹ، اے کے یو۔ای بی
- منیرہ محمد، لیڈ اسپیشلسٹ، اسیسمنٹ، اے کے یو۔ای بی
- زین الملوک، منیجر، ایگزامینیشن ڈیولپمنٹ، اے کے یو۔ای بی
- رابعہ ہیرانی، منیجر، کریکولم ڈیولپمنٹ، اے کے یو۔ای بی
- علی اسلم بجانی، منیجر، ٹیچر سپورٹ، اے کے یو۔ای بی
- ڈاکٹر نوید یوسف، سی ای او، اے کے یو۔ای بی